تحریر : ڈاکٹر سید مبین اختر

اخباری مضمون

خودکشی کی دھن سوار ہے

(سچی کہانی فرضی نام کے ساتھ)

وقار اپنی والدہ کے ساتھ اسپتال آئے تو ان کی والدہ نے ہی بتایا کہ گذشتہ 9 ماہ سے یہ عجیب عجیب باتیں کر رہا ہے، اگر اس کی بات مانتے رہو تو ٹھیک رہتا ہے نہ مانیں تو شدید غصہ کرتا ہے۔ کبھی چیزیں توڑتا ہے تو کبھی مار پیٹ کرتا ہے اپنے آپ کو بھی نقصان پہنچاتا ہے، دیوار پر ہاتھ مارتا ہے، اپنے ہاتھوں کو زخمی کرتا ہے، خود کو ختم کرنے کے منصوبے بناتا ہے، کہتا ہے رات کو خوفناک چہرے نظر آتے ہیں، ڈر اور خوف سے سانس پھول جاتی ہے، ڈراؤنی فلمیں دیکھتا ہے، کبھی کہتا ہے امی مر جائیں گی تو کبھی والد کے مرنے کا خوف ہوتا ہے۔

ہم نے وقار سے طبیعت پوچھی تو اس نے بتایا کہ میرے سر میں بہت درد ہوتا ہے، اکیلا بیٹھا ہوں تو اداسی اور مایوسی ہوتی ہے، نیند بھی متاثر ہے، گھبراہٹ ہوتی ہے، ہر وقت ہی دل گھبراتا ہے، کبھی دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے، مرنے کے خیالات آتے ہیں، دل چاہتا ہے کسی طرح خود کو مار دوں، رونا آتا ہے، ہر چیز سے ڈر لگتا ہے، چکر آتے ہیں، پورے جسم میں درد ہوتا ہے، روشنی بھی بُری لگتی ہے۔

وقار کی عمر 17 سال ہے۔ یہ مناسب قد وقامت کا خوش شکل نوجوان ہے۔ ایک سال قبل اسے یرقان ہوا، والدین نے علاج کروایا، اس کے بعد اس کی طبیعت بہتر ہوگئی، پھر دو ماہ بعد ذہنی کیفیت میں تبدیلیاں آنے لگیں اور مزاج بگڑ گیا، اس قدر کہ اس کی بدمزاجی، غصہ اور بدتمیزی سے گھر والے بھی پریشان ہوگئے۔ یہ خود بھی تکلیف میں تھا۔ یہ اپنے بہن بھائیوں میں پانچویں نمبر پر ہے اور گھر میں سب سے ہی اس کا لڑائی جھگڑا ہو رہا تھا۔ اس کی ذہنی اور جسمانی بیماری کے بارے میں مکمل تفصیلات حاصل کر کے فوری طور پر ادویات تجویز کی گئیں۔ یہ ذہنی مرض یاسیت (Depression) کا مریض تھا۔ جب یاسیت کا مرض شدید صورت اختیار کر لیتا ہے تو شکلیں نظر آتی ہیں، شک شبہ اور وہم بڑھ جاتا ہے

،وقار کو بھی رات کو خوفناک شکلیں نظر آ رہی تھیں۔ان سے خوف زدہ ہو کر وہ ساری رات جاگتا تھا۔

یاسیت کی بیماری گویا کہ بہت تکلیف دہ ہے،اس کے باوجود لوگوں کی اکثریت اس مرض کا شکار لوگوں کو بیمار نہیں سمجھتی، یہی وجہ ہے کہ افسردہ اور مایوس شخص سے کہا جاتا ہے کہ خوش رہو۔جبکہ درحقیقت ان لوگوں کو علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔نفسیاتی امراض کے نتیجے میں شکلیں نظر آنے لگیں اور آوازیں سنائی دینے لگیں جو دوسروں کو سنائی نہیں دیتیں اور شکلیں بھی عجیب وغریب جو دیگر صحت مند گھر والے نہیں دیکھتے صرف مریض ہی کو نظر آتی ہیں۔ایسی کیفیت میں اہل خانہ کی توجہ بجائے درست علاج کی طرف جانے کے اوپری اثرات اور آسیب وغیرہ کی طرف ہو جاتی ہے۔جس کے نتیجے میں وہ علاج کے لئے نام نہاد عاملوں اور پیروں فقیروں کی طرف رجوع کرتے ہیں۔وقار بھی ذہنی مرض ہونے کے 9 ماہ بعد نفسیاتی علاج کیلئے لایا گیا۔وہ بھی اس وقت جب ایک ڈاکٹر نے مشورہ دیا کہ اسکا نفسیاتی علاج کرواؤ۔

طالب علم ذہنی مرض کا شکار ہو جائیں تو تعلیم متاثر ہوتی ہے،وہ پہلے کی طرح توجہ کے ساتھ پڑھ نہیں پاتے۔وقار کی والدہ کو بھی فکر تھی کہ ان کا بیٹا ابھی علم حاصل کرنے کی عمر میں ہے سب کچھ چھوڑ بیٹھا تو زندگی خراب ہو جائے گی۔اس کا خود کو نقصان پہنچانا اس کی ماں کیلئے سب سے زیادہ تکلیف دہ تھا۔یاسیت کے مرض کے علاج کیلئے موثر ادویات موجود ہیں۔ان کا اثر چند ہفتے میں ہوتا ہے،لہذا علاج میں مستقل مزاجی کی ضرورت ہوتی ہے،خودکشی کا کسی مریض کو خیال آئے یا وہ اسکی خواہش کا اظہار کرے یا کوشش کرے تو جان کو خطرہ سمجھ کر علاج کروانا چاہیے دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ ایسا کرتے ہیں۔ان کی بہت بڑی تعداد ارادے پر عمل بھی کر بیٹھتی ہے بہتر تو یہ ہے کہ ہسپتال میں داخل کریں جب تک یہ خیالات ختم نہ ہو جائیں۔ادویات کے ساتھ مشینی علاج لازمی ہے۔اسی پر کسی کو کوئی اختلاف نہیں ہے۔

اپنے مسائل اور ذہنی امراض کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھیں:

کراچی نفسیاتی ہسپتال، ناظم آباد نمبر 3، کراچی